Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

16

سوال نمبر 2 - آخرت کے عقیدے کی وضاحت کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر تبصرہ کریں؟

عقیدہ آخرت

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی
عقائد میں سے ایک ہے۔
کا مطلب ہے یہ ہے کہ یہ دنیا فانی
فانی ہیں، بلکہ انسان کی اعمال زندگی
اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن حساب دینا ہوگا
میں شروع ہوگی یہ ایک ختم نہ ہونے
والی زندگی ہوگی
اسلامی تعلیمات کے مطابق

1. دنیا کے بعد بھی زندگی جاری ہے۔ انسان کی
موت کے بعد اس کی روح جسم سے جدا
ہو جائے گی۔

2. قیامت کے دن تمام انسان دوبارہ زندہ ہو
جائیں گے اور حساب کتاب کا معاملہ ہوگا۔

3. دنیا فانی ہے آخرت دائمی ہے

4. عقیدہ آخرت انسان کو برے کاموں
سے اجتناب اور نیکی سے رغبت کا درس
دیتا ہے۔

Introduction is missing

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ"۔
(آل عمران : 185)
ہر جان موت کا ذائقہ چکھے گی اور ہم
ہی کی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
دنیا کی زائل ہونے والی نعمتوں کا زیادہ
ذکر کرو (صحیح مسلم)

قرآن مجید کی رو سے دلائل:-

(۱) مردہ زمین کے حوالے سے دلیل

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا (النحل ۶۵)
ترجمہ۔ اور اللہ نے آسمان سے زمین پر پانی اتارا
بعد اس کے وہ زمین مردہ ہو چکی تھی۔

(۲) نیند سے بیداری پر دلیل

سورۃ زمر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا
الْمَوْتَ (الزمر ۴۲)
اللہ روحیں قبضے میں لے لیتا ہے۔ جن پر موت کا
فیصلہ ہوتا ہے۔ اور دوسری روحوں کو ایک
مقررہ وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے

(۳) فطرت انسانی سے عقیدہ آخرت پر دلیل

انسانی فطرت ظلم، عدل اور نفرت سے بھری ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ غلطی بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ فطرتاً ایسا ہے۔ چور دوسرے کی چوری تو کرتا ہے لیکن خود چاہتا ہے کہ اس کا مال محفوظ رہے۔ وہ دوسرے کو قتل کرتا ہے لیکن اپنے لیے ایسا ناپسند کرتا ہے۔ انسان اپنی فطرت میں نیک اور بد کو برابر نہیں سمجھتا۔ جیسے انسان نیک اور بد کو برابر نہیں سمجھتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی انسانوں کو ایک جیسا نہیں سمجھتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے منکرین کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۔ (القلم: 35)

ترجمہ: "کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟"

(۴) مستقبل کی آرزو کے حوالے سے آخرت کی دلیل

نباتات، جمادات وغیرہ کے اندر کوئی آرزو نہیں ہے۔ انسان اپنے اندر بے شمار خواہشات رکھتا ہے جن کا اس دنیا میں پورا ہونا ناممکن ہے لہٰذا ایک ایسا جہاں ہونا چاہیے جہاں اس کی خواہشات پوری ہو سکیں۔

(۵) کائنات اضداد پر قائم ہے دلیل

جیسے ملت اور معقول کی روح و جسم، طبیعت و ارادہ آپس میں مل کر ایک جان کی حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کے ساتھ ساتھ ایک مجموعی شکل اختیار کرتی ہے۔

~~3 انسان کی انفرادی زندگی:-~~

3۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اہمیت:-

اگر انسان کو مرنے کے بعد زندہ ہونے اور حساب دینے پر یقین ہو تو وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ ناحق مال لوٹنے سے گریز کرتا ہے اور معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوتا ہے۔ انسان کے اندر عقیدہ آخرت کو مستحکم طریقے سے موجود ہو تو اس کی زندگی مثالی بن جاتی ہے۔ اس کی زندگی میں اہمیت مندرجہ ذیل چیزوں سے اندازہ لگائی جا سکتی ہے

1۔ دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرنے والے کا دنیوی زندگی کے بارے نقطہ نظر بہت وسیع اور واضح ہو جاتا ہے۔ اور وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے مثالی ہدایت بنتا ہے۔

CS CamScanner

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
(الذریت: 56)
اور میں نے جن و انس کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے

۲ موت کا احساس
عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والے موت سے خوفزدہ نہیں ہوتے کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ
موت تجدید زندگی کا نام ہے۔
خواب کے بعد بیداری کا نام ہے

۳ ذمہ داری کا احساس
~~عقیدہ آخرت کا غیر ذمہ دار منکر ہو جاتا~~ ہے عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ اس نیکی اور بدی کی پرواہ نہیں رہتی۔ اسکے متبادل عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا اپنے ہر قول و فعل کا خیال رکھتا ہے
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْآخِرَۃ
ترجمہ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۴ آخرت کو ترجیح
عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا انسان ہر کام میں آخرت کو مدنظر رکھتا ہے۔

وَ اَسْلِحَتَهُمْ اَنَّکُمْ مُسْلِقُوْہُ

اور جان رکھو کہ تمھیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔

5 جذبہ ضمیر کا فروغ

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان جذبہ ضمیر کا بیدار ہو جاتا ہے۔ اور اپنے ہر عمل سے آخرت کی جھلک دیکھتا ہے۔

6 شجاعت کا فروغ

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے غیر اللہ کو نکال دیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کو اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کا خوف دل سے نکل جاتا ہے۔

یہ ایک سجدہ جس کو تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

7 صبر و تحمل کا فروغ

عقیدہ آخرت انسان کو صبر و تحمل سے سرشار کر دیتی ہے۔ دنیاوی اقدار اور ہر فعل میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

"جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ

ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ: 156)

8 **بامقصد زندگی**

درحقیقت آخرت پر ایمان انسان کو بامقصد بنا دیتی ہے۔ وہ خود اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسرے بھی اس سے فائدہ پاتے ہیں۔ وہ معاشرے اور قوم کی ترقی اور خوشحالی کا اہم فرد بن کر ابھرتا ہے۔

9 **اصلاح نفس**

عقیدہ آخرت سے انسان اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے نیک کاموں کی طرف رغبت اور برائی سے نجات ملتی ہے۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ جہاں پر رحیم ہے وہاں وہ بااختیار اور منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن آخرت میں اس کا انصاف کامل ظہور ہوگا۔ آخرت میں کسی کے پاس اللہ کے حکم ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے کی جگہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ

انسان تمام زندگی کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل سے بھی ظاہر ہو۔ یقیناً اس سے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو فروغ ملے گا۔

سوال نمبر ۶۔ اسلامی سیاسی نظام کا مقصد ایک عادل ریاست اور معاشرہ قائم کرنا ہے وضاحت کریں؟

1 تعارف

اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: "اے حبیب معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کیجیے" اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام اپنے ڈھانچے پر مبنی ہے۔ اصول کے اعتبار سے چار اہم اصول ہیں۔ جن کی طرف اقبال کہتے ہیں۔

سبق پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جہاں تک مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو یہ اسلام کے نظام خلافت کے اصولوں کے خلاف ہے تو کہیں زیادہ مطابقت بھی رکھتی ہے۔ مغربی تہذیب میں اقتدار

کا سرچشمہ عوام ہوتی ہے۔ جبکہ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ مغربی جمہوری نظام میں پارلیمنٹ کوئی بھی قانون سازی کر سکتی ہے۔ لیکن اسلامی نظام میں فیصلے اور تمام قرآن، سنت اور شریعت کی روشنی سے ہوتے ہیں۔ پاکستان ایک جمہوری ریاست ہیں لیکن ایک اسلامی ریاست ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے سیاسی نظام کو ریاست مدینہ کے اصولوں پر گامزن کیا جائے۔

2. اقتدار اعلیٰ کا تصور

اسلام کے سیاسی نظام میں حقیقی اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مالک و خالق ہے۔ وہی سجدے کے لائق ہے اور تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا (المائدہ: ۵۰)

ترجمہ: اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کرے۔

اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ یہ تصور مغربی جمہوریت کی نفی کرتا ہے۔ کہ جس میں اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہوتا ہے۔ اور ادارے عوام کو جوابدہ ہوتے ہیں۔ یہ سراسر

اسلامی قانون کے خلاف ہے۔ اقتدار اعلیٰ کی مزید تشریح امریکہ کے اعلان آزادی (1776) اور پھر انقلاب فرانس (1789) کے بعد فرانسیسی آئین کے ذریعے ہوئی۔ اس کے حوالہ درج ذیل ہے۔

"اقتدار اعلیٰ یکتا اور ناقابل تقسیم ہے۔ یہ قوم کی ملکیت ہے۔ اور کوئی گروہ اسے اپنے ساتھ منسوب نہیں کر سکتا"

سولہویں صدی میں جب یونانی افکار کا مغرب میں احیاء ہوا تو یہی فلسفہ یورپی نشاۃ ثانیہ کا روح رواں بنا۔ نشاۃ ثانیہ کا مرکز انسان تھا۔ اس فلسفے نے انسان کے وجود میں اس کے مقام کا نئے سرے سے تعین کیا۔ ایڈورڈ میکلینی نے اس کو یوں بیان کیا

"نشاۃ ثانیہ کے سائے میں انسان خدا کے مقابلے میں زیادہ اہم قرار پایا اور آدمی کے اپنے ہم جنسوں سے تعلقات زیادہ اہم ہو گئے۔"

انسان اللہ کا نائب

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں اس کے جو اصطلاح استعمال ہوتی ہے وہ اصطلاح "خلیفہ" کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک

میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

اور میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

(البقرہ: ۳۰)

درج بالا آیت کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں پہلے انسان کی بعثت کا بیان ہے وہاں پر اس کے مقام کا تعین بھی ہے اس کو سید مودودی یوں رقم طراز کرتے ہیں:

"خلیفہ وہ کسی کی ملک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے۔ خلیفہ مالک نہیں ہوتا بلکہ اصل کا نائب ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات ذاتی نہیں بلکہ مالک کی طرف سے تفویض شدہ ہیں۔ وہ اپنی منشاء کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا کام مالک کی منشاء کو پورا کرنا ہے اگر وہ خود کو مالک سمجھ بیٹھے یا مالک کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو یہ غداری اور بغاوت کے افعال ہوں گے"

(مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن)

خلیفہ اور خلافت اس حدیث سے بھی ماخوذ ہے

"بنی اسرائیل کی سیادت انبیاء کرتے تھے۔"

ارشاد ربانی ہے۔

"اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان سچائی کا

Link these arguments with the question statement

فیصلہ کیجیے۔

6) قرآن و سنت کی خلاف ورزی کی ممانعت

اسلامی سیاسی نظام میں قرآن و سنت کے مطابق اصول وضع ہوتے ہیں۔ اور قرآن و سنت کی خلاف ورزی سختی سے ممنوع ہوتی ہے۔ جبکہ جمہوری نظام نے عوامی نمائندگان کو پارلیمنٹ میں دستور سازی کا اختیار دیا ہے۔ دستور عوامی فلاح و بہبود اسلام کے قائم کردہ معاشرے کی بنیادی اصول ہیں۔ اسلامی معاشرہ وہ تمام سہولیات پیش کرتا ہے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ارسطو نے چوتھی صدی قبل مسیح میں عالمگیر پہلی دفعہ قانون اور ریاست کا فرق واضح کیا تھا۔

7) مجلس مشاورت

اسلام کے سیاسی نظام میں مشاورت کی خصوصیت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران: 159)

اور اپنے تمام کاموں میں اپنوں سے مشورہ لیا کریں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ احمد علوی کے بقول

قرآن کریم نے بادشاہوں کے ذکر میں ایک ادارے یا مجلس "وملاء قوم" کے نام سے

یاد کیا ہے۔ ایران کی قدیم سلطنت میں اس
کا نام "مجلس بزرگان" اور یونان میں مجلس
"دینیچ ملا" کے نام سے اس کا وجود ملتا ہے پارلیمنٹ
دراصل عوامی نمائندگان ہوتا ہے جس کا ارتقاء
بارہویں صدی میں ہوا۔ بذریعہ انتخابات نمائندگان
کو منتخب کیا جاتا ہے"

اقبال اس بارے میں کہتے ہیں۔

" سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

6 خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کی اہمیت۔

ایک اور اہم فرق انتخابی اداروں اور منتخب
نمائندگان، دونوں کی شرائط کے بارے میں ہے
اسلام کے سیاسی نظام میں ووٹ دینے کا اہل کون ہوگا!
مغربی جمہوری نظام میں ووٹ کا اہل وہ ہے جو
بالغ ہے جبکہ اسلام میں وہ جو صحیح رائے رکھتا ہے
مندرجہ ذیل اشعار میں اقبال نے اس کی وضاحت
کی ہے۔

" جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

" گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کارے
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید

اسلام کا تصور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلامی سیاسی نظام میں حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چار چیزوں کو نافذ کریں۔

نماز کا قیام
زکوٰۃ
نیکی کا حکم
برائی کی مخالفت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ترجمہ اور ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔ اور منکر سے منع کریں گے۔"

خلاصہ بحث

اسلام کا سیاسی نظام انسانیت کی فلاح و بہبود اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ترجیح دیتا ہے جب اس نفاذ کو پاکستان میں عمل میں لایا جاتا ہے تو مغربی نظریہ سیکولر لکھتا ہے، جیسا نظر آتا ہے متشدد گروہوں اور نقطہ غالب جماعتیں اسلام کے قانون پر عملدرآمد سے قاصر ہیں باہمی روابط میں علم کا فروغ ایک دوسرے کا احترام اسلام کے سیاسی نظام کے نفاذ میں اہم ثابت ہوتے ہیں

Where did you talk about Adl being the prime objective?